١٥١

کیا تبلیغی کام ضروری ہے؟

بسلسلۂ تبلیغ آٹھویں تقریر

حضرت شیخ الحدیث صاحب کے ارشادات

از شیخ الحدیث حضرت مولانا شاہ محمد زکریا صاحب کاندھلوی

ملنے کا پتہ

مکتبہ حبیبیہ مقام پوسٹ تراج وایا بلسانہ

ضلع سورت (گجرات)

کتبہ نور مظفر پوری

تبلیغی جماعت سے متعلق حضرت شیخ الحدیث صاحب کی ایک مجلس

ماہ مبارک میں حضرت شیخ الحدیث صاحب کے پاس اعتکاف کے لئے کثرت سے لوگ حاضر خدمت ہوتے ہیں اور مستقل خانقاہی نظام میں سب شریک رہتے ہیں، جس کی تفصیل "صحبت با اولیاء" میں مذکور ہے ان ایام میں قبل العشاء حضرت والا کی مجلس ہوتی ہے جس میں حضرت والا مجلس سے کبھی کبھی خطاب فرمایا کرتے ہیں، ایک بار ترک سے جماعت آئی حضرت والا نے ان سے خطاب کر کے تبلیغی سلسلہ میں چند کلمات خیر ارشاد فرمائے وہ مضمون اس ضمن میں شامل کیا جا رہا ہے

آپ بیتی نمبر ۶ کا ایک اقتباس

(۲) اپنے وقت کے اکابر کو غنیمت جانو

اکابر کے وصال کے بعد ان کے کمالات و فضائل میں بعد والوں میں دیکھنا اور ان فضائل و کمالات کو ان میں نہ پا کر استفادہ سے پہلو تہی کرنا بہت بڑی خیر سے آدمی کو محروم کر دیتا ہے،

چونکہ یہ بات تبلیغی جماعت میں کثرت سے پیش آرہی ہے اس اہمیت کو مدنظر رکھکر یہ مضمون الگ پیرایہ میں اس ضمن میں شامل کیا جارہا ہے

تبلیغی جماعت سے متعلق حضرت شیخ الحدیث صاحب کی ایک مجلس

(۱) ۱۳ رمضان المبارک سنہ ۱۳۹۱ھ شب چہار شنبہ

آج ترکوں کی ایک جماعت آئی حضرت والا نے دریافت کیا کہ کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی؟ ہماری طرف سے کوئی شکایت تو نہیں؟ سب نے بشاشت سے جواب دیا کہ الحمد للہ کوئی تکلیف نہیں ہوئی بڑی خوشی ہوئی اور ان کے چہروں سے خوشی کے آثار ظاہر ہو رہے تھے

اس کے بعد حضرت شیخ نے مولانا ضیاء الدین صاحب سے فرمایا کہ وہ خواب جیسے ترک کے مفتی صاحب نے دیکھا تھا سناؤ

ایک مبارک خواب | مولانا نے کھڑے ہو کر تفصیل بیان کی کہ جب ہم جماعت لے کر ترک پہونچے تو وہاں معلوم ہوا کہ ہم سے پہلے ایک اور جماعت ہندوستان سے آئی تھی اس وقت اس جماعت کو وہاں کام کرنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی، ہماری جماعت سے لوگوں نے یہی کہا وہاں اجازت کے لئے مفتی صاحب کے پاس جانا پڑتا تھا، ہم

نے سوچا کہ اگر اجازت نہیں ہے تو کم از کم بڑے مفتی صاحب
سے تو مل لینا چاہئے جب ہم بڑے مفتی صاحب سے ملنے
گئے تو کہا گیا کہ پہلے نائب مفتی صاحب سے ملاقات کر دہا
ہم نے نائب مفتی صاحب سے ملاقات کی، اور ان سے ہم
نے دینی سلسلہ میں گفتگو کی، بڑے مفتی صاحب بھی پردہ
کے پیچھے کھڑے ہماری تمام باتیں سن رہے تھے، پھر بڑے
مفتی صاحب نے ہم کو بلا کر کہا کہ آپ سے پہلے بھی ایک
جماعت ہندوستان سے آئی تھی اور انہوں نے بھی ہم
سے کام کی اجازت طلب کی تھی، لیکن میں یہ سوچکر کہ ہندوستان
سے اتنی دور دین کے پھیلانے کے لئے کوئی نہیں آسکتا ہے
اس لئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم سی۔ آئی۔ ڈی ہو۔ میں
نے کام کی اجازت نہیں دی تھی، اور وہ جماعت ناامید ہوکر
چلی گئی تھی، اسی رات میں نے خواب میں اس جماعت کو ایک
بیابان جنگل میں دیکھا کہ وہ بیٹھی ہوئی ہے اور حضور اقدس
انگور کے خوشے لئے ہوئے جماعت والوں میں تقسیم کر رہے
ہیں میں نے خیال کیا کہ شاید جماعت والوں کو تقسیم کر
نے کے بعد آپ مجھے بھی مرحمت فرمائیں گے لیکن جماعت
والوں کو تقسیم کر کے آپ چل دیئے، میں بھی آپ کے پیچھے
پیچھے چل دیا اور دوسری طرف آپ کے سامنے حاضر ہوا

عہ مگر مسئلہ یہ ہے کہ خواب سے کوئی حکم شرعی ثابت نہیں ہوتا۔ ہاں شریعت سے ثابت شدہ امر کا باعث اطمینان ہوتا ہے۔

اس خیال سے کہ شاید حضورؐ میری طرف توجہ فرمائیں اور مجھے بھی مرحمت فرمادیں لیکن حضور نے میری طرف دیکھا ارشاد فرمایا کہ تم جماعت والوں میں سے نہیں ہو، میری آنکھ کھلی اور اسی وقت مجھے تنبیہ ہوا کہ یہ سی آئی ڈی کی جماعت نہیں ہے اس کے بعد سے میرا دل جماعت کی طرف سے صاف ہو گیا اور میں نے پورے شہر میں کام کرنے کی اجازت دے دی"

خواب حضرت والا نے سنا اور فرمایا، جزاکم اللہ، اللہ تعالیٰ جماعت کی برکات سے مالا مال فرمائے

حضرت شیخ کے ملفوظات گرامی

اس کے بعد حضرت والا نے یہ کلمات خیر ارشاد فرمائے "علاج

علاج موافق مرض ہوتا ہے"

اللہ تعالیٰ کی عادت یہ ہے کہ وہ موقعہ کے موافق امت کے مرض کا علاج تجویز فرماتے ہیں، اور دین کی ترقی کے لئے طریقہ القا فرماتے رہتے ہیں

انگریز دشمنی اور عربی مدارس کا قیام

جب انگریز سو سال پہلے آئے تو انہوں نے اپنی تمام تدبیروں سے اسلام اور اسلام کے قوانین کو مٹانے کی کوشش کی اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے اعتبار سے دل میں یہ بات ڈالی کہ مدارس قائم کئے جائیں، چنانچہ اس وقت اکابر نے مدرسہ کے

سو سال پہلے انگریز آئے اور ... دیوبند سہارنپور مراد آباد دہلی وغیرہ ... [illegible]

قائم کرنے پر اتنا زور لگایا کہ ہر ہر مقام اور ہر ہر جگہ پر مدارس قائم
کئے دار العلوم دیوبند، مظاہر العلوم اور مراد آباد میں مدرسہ شاہی
اور امروہہ میں اور دہلی کے آس پاس ہیں یہ تمام مدارس اسی زمانے
قائم کردہ ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی مدد تھی کہ جس کے ذریعہ
سے اللہ تعالیٰ نے دین میں پوری کامیابی دی، ورنہ چونکہ وہ دور
انگریزی حکومت کا تھا اس لئے وہ دین کو پورا ڈبونے کی فکر اور کوشش
میں تھے لیکن پوری طرح وہ کامیاب نہ ہو سکے، چونکہ ان کے پاس حکومت
تھی مال و دولت تھی اسلئے اگرچہ بزرگان دین کی محنت کیوجہ سے پوری
طرح قابو نہ پا سکے لیکن سو سال کے بعد نوجوانوں کے مزاجوں کو مسخ
ضرور کر دیا، رفتہ رفتہ ہمارے نوجوان اور جاہل سب متاثر ہو گئے
جسکے اثرات آج بھی نظر آ رہے ہیں اور یہ اثرات دن بدن بڑھتے ہی چلے
جا رہے ہیں اور حالات بدلتے جا رہے ہیں

تبلیغی جماعت اس مرض کا علاج اب سو سال کے بعد اللہ تعالیٰ
نے اس تبلیغ سے کیا ہے اللہ جل شانہٗ کے علاج کی قدر دانی یہ ہے کہ
ہم اس علاج کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو جائیں، اسلئے کہ جب کوئی علاج
تجویز ہو جاتا ہے اس کے بعد اگر اس علاج کی قدر دانی نہ کیجائے تو پھر
مرض کے بڑھنے کا اندیشہ ہوتا ہے

اب سو برس پہلے علوم کی قدر اتنی تھی کہ اگر کوئی مدرسہ بھی نہ جا سکے
تھا تو وہ اپنے گھر ہی علم حاصل کر لیا کرتا تھا، اور یہی قدر کا نتیجہ تھا

سو برس پہلے تو انگریزوں نے یہاں قیام کیا۔ اور انہیں سو برسوں میں انہوں نے نوجوانوں کے مزاجوں کو مسخ کیا تو پھر مدرسوں نے کیا کام کیا۔ اور دین میں پوری کامیابی کیسے ہوئی۔ بزرگان دین کی محنت کا کیا اثر ہوا۔

کہ جب مدارس کا نام سنتے تو اتنا ہجوم ہو جایا کرتا تھا کہ جسکی کوئی حد نہیں لیکن سو برس کے عرصہ نے تمام طبقوں کو علوم سے بیزار کر دیا اور یہاں تک کہ لوگ خانقاہوں سے بھی بیزار ہو گئے اور ذکر سے بھی دور ہو گئے، اس لئے اب ضروری یہ ہے کہ لوگوں کے پاس جایا جائے اور انہیں جھنجھوڑا جائے اور ان کو دین کے قریب لانیکی کوشش کی جائے، اب باوجود مدرسہ اور خانقاہوں کا نام سننے کے نہیں آتے ہیں، خود طلب نہیں آپ حضرات نے ترک سے یہاں تک کا سفر کیا، خود ہی معاینہ کرتے ہوئے آ رہے ہونگے کہ لوگوں میں دین کی طلب کتنی ہے؟

مدارس اور خانقاہیں جبھی مفید ہو سکتی ہیں جبکہ کچھ لوگ ان کے پاس جائیں، بغیر جائے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا ہے اسلئے آج ضروری یہ ہے کہ انکے اندر دین کی طلب پیدا کیجائے یہ سب سے پہلی چیز ہے، یہ تبلیغ بھی دین کیطرف پلٹنے کیلئے ہے اللہ تعالیٰ تمہارے سفر کو کامیاب فرمائے، بہت ہی اہم مقصد کیلئے آپ حضرات نکلے ہیں

ملفوظات مولانا الیاس رح

اگر آپ کے یہاں ترک میں کوئی اردو جاننے والا ہو تو یہاں سے حضرت مولانا الیاس صاحب رح کے ملفوظات کی کتاب لے جائیں اور اس کا اپنے اندر ترجمہ کروا کر تھوڑا تھوڑا سنیں اس

سے آپ کو معلوم ہو گا کہ اس جماعت کے شروع کرنیکا مقصد کیا ہے؟ اور کس وجہ سے اس عمل کو شروع کیا گیا؟ اور اس کے ثمرات و برکات آہستہ آہستہ کسطرح ترقی کرتے گئے وہ بھی معلوم ہونگے یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے

وہ ملفوظات ایسے ہیں جسطرح مثلاً آپ بیٹھے ہیں اور لوگ بھی جمع ہیں، کسی نے پوچھا اور اس کا جواب آپ نے دیا، اس طرح وقتاً فوقتاً بتلائی ہوئی باتوں کو جو مختلف اوقات میں اور مختلف احوال میں اور مختلف لوگوں کے مختلف سوال کے جواب میں ہے، اسے جمع کر دیا گیا ہے، یہ کوئی تصنیف نہیں ہے، اس میں اگرچہ چھوٹے چھوٹے کلمات ہیں لیکن بہت ہی نافع ہیں ۔

(۲) آپ بیتی نمبر کا ایک اقتباس بعنوان اپنے وقت کے اکابر کو غنیمت جانو

ایک ضروری بات کے اوپر بہت ہی اہتمام سے متنبہ کرنا چاہتا ہوں بہت ہی اہم بات ہے۔

اکابر کے وصال کے بعد یا یہ کہئے کہ ہر شیخ کے انتقال کے بعد بہت سے لوگ انکے بعد والوں میں وہ صفات دیکھنا چاہتے ہیں جو شیخ نور اللہ مرقدہٗ میں تھیں اور یہ ظاہر بات ہے کہ ہر بعد والا پہلے سے کچھ نہ کچھ کم ہی ہو گا اِلَّا مَا شَاءَ اللہ جو لوگ جانیوالے

بزرگ کی صفات بعد والے میں نہ دیکھکر ان سے رجوع میں پہلوتہی کرتے ہیں وہ حقیقت میں اپنا بڑا نقصان کرتے ہیں، میں نے اس بات کو بہت ہی غور سے حضرت قطب عالم گنگوہی قدس سرہٗ کے زمانے سے دیکھنا شروع کیا ہے حضرت گنگوہی قدس سرہٗ کے اجل خلفاء کے دور میں بہت سے معاصرین کو دیکھا جو حضرت قطب عالم سے بیعت تھے اور ان خلفاء کے معاصر تھے وہ یہ بات دیکھکر کہ حضرت گنگوہی والی بات ان حضرات میں نہیں ہے، رجوع نہ کر سکے، اس کا مجھے بہت ہی قلق رہا کیونکہ وہ میری نگاہ میں اقرب الی النسبت بلکہ صاحب نسبت بھی تھے اگر وہ اجل خلفاء میں سے کسی کی طرف رجوع کرتے تو بہت آگے نسبت ہوتی، اسی طرح ان اجل خلفاء کے بعد تیسری پشت والوں میں بھی بہت دیکھے، تیسری پشت والوں کو تو میں نے بہت سمجھایا بھی

چچا جان قدس سرہٗ کے بعد عزیز مولوی یوسف صاحب کے متعلق بہت لوگوں نے مجھ سے یہ شکایت کی، حضرت جی، حضرت دہلوی والی بات نہیں، میں نے ان سے کہا کہ تم نے سچ کہا، مگر حضرت دہلوی میں حضرت سہارنپوری والی بات ہم نے نہیں دیکھی، میں نے ان لوگوں سے بہت کثرت سے اور عزیز مولانا یوسف صاحب کے بعد ان پانچویں پشت

والوں سے بہت یہ کہا

اور میرے نزدیک یہ بہت قابل غور بات ہے کہ یہ تم نے سچ کہا کہ مولانا محمد یوسف صاحبؒ میں وہ بات نہیں جو چچا جان قدس سرہٗ میں تھی، مگر تم ان کے معاصرین پر نگاہ ڈالو گے تو تم انکے بعد والوں میں وہ بات نہیں پاؤ گے، جو عزیز مولوی یوسف میں ہے،

اب عزیز مولانا انعام الحسن کے دور میں بکثرت یہ فقرے سنتا ہوں کہ حضرت مولانا یوسف صاحب والی بات نہیں تو میں کہا کرتا ہوں کہ میرے دوستو!

بعد میں یہ بات بھی نہیں ملنے کی جو مولانا انعام الحسن صاحب میں ہے، جاننے والا تو ہٹ کر آتا نہیں لیکن اس تو ہم سے، کہ موجودین میں وہ بات نہیں جو جاننے والے میں تھی ان سے نفع حاصل نہ کرنا اپنے کو نقصان پہنچانا ہے ہے

حصہ اول ختم شد بفضلہ تعالی

متقدم کے اوصاف اگر متاخرین نہ ہوں تو یہ کوئی تعجب اور حیرت کی بات نہیں۔ لیکن یہ کوئی ضروری بات نہیں۔ دیکھئے حضرت شاہ ولی اللہ رح کا روحانی خانوادہ نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے وہ بہت سے متقدمین سے فائق تھے۔ دروازہ بند نہیں ہے اللہ تعالی نے مجددین کا سلسلہ قائم رکھا ہے۔ مگر یہاں سوال دوسرا ہے وہ یہ کہ خلیفہ فی نفسہ وذاتہ اہل ہے یا نہیں گو درجے میں کم ہو۔ اہلیت شرط ہے استفادہ کی ہو سکتا ہے کہ نا اہل ہو۔ اور محظورات شرعی کا ارتکاب کرتا ہو تب تو اس سے بجائے نفع کے نقصان ہوگا۔ اس کا لحاظ کرنا تا قیامت ہر مسلمان پر ضروری ہے۔